



(۹۷) ہاکی۔

(۹۸) گول ہاکی یا ہٹ باں کا۔ نوکرناکر نام گول

(۹۹) گلاب حامس۔ گلاب پھول، جامن بھیل

(۱۰۰) شیردالی۔ باگھ، شیر

(۱۱) اخروٹ۔ اخ بھائی، روٹ = موٹی روٹی

یا فطر روٹی کا یونہی حصہ۔ اخروٹ کے شروع

میں اخ رہے یعنی آخر۔

کی آوار کی نقل۔

(۹۲) کنجی جس کا دوسرا امام تالی ہے اور اُرتالی سے  
مختلف چیز ہاتھوں سے نکلتی ہے ہر کنجی وہ کام کرتی  
ہے جو دوسری کنجی نہیں کر سکتی۔

(۹۳) کوٹ: قلعہ کو بھی کہتے ہیں

(۹۴) چکی: ایک ہاتھ سے دار ڈالتے ہیں دوسرے سے  
کھوٹا کر کر گھاتے ہیں۔ سگ سگ نہ گھوموں  
میں لگی۔ دوبرا اشارہ ہے۔

(۹۵) پھیر: پھونس کا منا اور پتہ میں کو بڑ (کُپ)

تہجیر: میں نام کا اشارہ تھا۔

(۹۶) کیت: بمبئی کیتنی، یر شاہ جو تشریح میں مادنا

ہر پڑ سے جب مادشا کسی ہرے کی زد میں آئے تو زمین  
سے بھی کیت یا شاہ مگتے ہیں۔ یہی حیرت

یگھلے سے یا لے کے لئے لیٹ کر رکھی جاتی ہے۔

(۸۸) ترارو سیر کمر تو لیا ہو تو ایسے ادیر ماٹ سمیت  
دو سیر لوجھ لادے گی ید جھو لے سے تول مگر چائیگی۔

(۸۹) ترارو مٹیا: یگ ڈڈی اس میں سے یگ (پاؤں)

الگ کر دیں تو ڈڈی رہا جو ہمدی میں ترارو کا مام

ہے۔ دل میں تیر آریا رہا تو اس کو "ترارو" ہو ما

۱۔ کہتے ہیں۔ میرا بھی ترارو کا ایک مام ہے۔ جو

ساری رقم جوڑے کے بعد حاصل ہوتی ہے اس

طرح اس پہلی میں تینوں مام آگئے ہیں۔

(۹۰) کچی دولوں مھرعوں میں مام ہے۔ فتح کر ما

کھولنا (عربی مصاح: کنجی)۔

(۹۱) ملی جو تیر کی حال کہلاتی ہے ہوش میں آؤ ملی کی

(۸۱) طلّے جس یرسم کے لئے کھلے ہاتھ کی ضرب لگاتے ہیں۔

(۸۲) تالی: ایک معنی کچی (دروارہ کھولنے والی) دوسرے

وہ تالی جو نھل میں دونوں ہاتھوں سے پٹتی ہے۔

(۸۳) مآلی ایک معنی کسن۔ دوسرے کاں کا زیور۔

(۸۴) قفل ۱۰ مہ یر قفل = رماں سدی۔

(۸۵) کچی سدی میں تالی جو بجائی کھی جاتی ہے یرنگالی

لفظ جانی "جو جانی" کا ہم معنی ہے (یرنگالی

chavi اردو میں جانی ہو گیا۔)

(۸۶) تسب دیگ حس میں کوئے اور شلغم ہوتے ہیں۔

کوئے میں "کوئے" شامل، شلغم میں عم اور تسب دیگ

میں تسب کے سوا کھی کچھ ہے۔

(۸۷) برف گرمیوں میں ہر کہیں احاطوں میں یہاں۔

- وہ واقعی کچھ نہیں کھانا۔ کھالے پیے سے یہ سیر کرتا ہے
- (۷۳) مارہ سنگھا۔ سنگھ کے معنی شیر اور یہ سنگ کا محف بھی ہے،  
 حس کا دوسرا نام تاح ہے۔ جیسے تاح آہو بہرں کا سنگ
- (۷۴) ہرں حس کا دوسرا نام آہو ہے اور ساہوکار کے اندر چھپا  
 ہوا ہے بھڑ اور جھڈ سیٹ۔ صحرائی علاقے ہیں۔
- (۷۵) کتا اس کا دوسرا نام "سگ" "خیر سگالی" میں چھپا ہوا ہے۔  
 کھوں سے یہاں کھونکے کی آوار مراد ہے کہ ارد۔
- (۷۶) شرح "مام" میں "حا" موجود ہے
- (۷۷) کچال۔ بجانی میں کچھ مال۔ جائگھے کے ساتھ
- (۷۸) استری۔ دوسرے معنی عورت یا میوی۔
- (۷۹) گرسی اسکی صحیح تو ریسی ہے کہ بیک لگا کر ٹھیکے ہیں اور چار لاکوں کی ہوئی ہے
- ۸۰ کھیس پہلے مصرع میں ایک مثل کی طرف تلمیح ہے کہ کھیس  
 کے آگے میں کما امت ہے دوسرے مصرع میں یہ اشارہ  
 کہ "گائے" سے مختلف ہے چونکہ مصرع میں یہ وضاحت  
 کہ کھیس کلمہ اللہ میاں کی کھیس ہیں جو حضرات الارض میں سے

(۶۶) نیسل۔ اس سے خوشکلی کرنا مشکل ہے؛ خط ڈالنے یعنی

سطریں کھینچنے کے لئے نمودار ہے۔

(۶۷) نیسل۔ سرمہ کھانے سے آوارہ بٹھکانی ہے اور نیسل

میں سرمہ ہوتا ہے۔

(۶۸) نیسل۔ دلی بھی ہوتی ہے۔ سوکھی بھی (رے سیاہی کے) اور

حلد گھس گھساہانی ہے پھر حسد کہ مرہ اس کا دوبارہ مرہ

کام نہیں دے سکتی۔

(۶۹) مولیٰ۔ جس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک چھوٹی، ایک لمبی اور

سفید۔ لفظ معمولی میں نام بڑا مستیدہ ہے۔

(۷۰) بیر کا دل۔ زیادہ مارہ کے سے شمار ہوتا ہے۔ بیر = ڈھان۔

(۷۱) جموات کا دل

(۷۲) رورہ۔ رورہ کھانا عام بخاور ہے۔ حورورہ نہیں کھانا

(۶۱) موٹر سائیکل: اکھ کی کافی "موٹر کے مرغلاب صرف ایک لائنٹ۔

(۶۱) تہادت کی انگلی حوت ہند پڑھتے وقت اٹھ جاتی ہے اور دوسری انگلیاں رخ دوسری طرف کر لیتی ہیں۔ مگر انگوٹھی جھلے ایسی کے لئے مخصوص ہیں۔

(۶۲) جونی۔ جونی دراصل پہاڑ کی ہوتی ہے اور مالوں کی جونی کو بھی کہتے ہیں۔

۶۳ پانی پھل پانی سے ملتا ہے اس لئے پیار ہی کہا گیا۔  
(۶۴) تاتس مقسوم جو تقسم کے بعد ملے، یسا کے معنی کار ڈھینٹنا اور پھر تقسیم کرنا یعنی بکھیرنا۔

(۶۵) یسل۔ یوں مٹ جائے یعنی چکی کھاتے رٹ سے مٹ جائے میرا کھاسے مراد تصیف۔



کے طور پر مکمل۔ ”چکے“ اور ”گول کرو“ میں بھی رعایت  
(۵۴) مٹوہ۔ حوصلہ لوگ ساتھ رکھتے ہیں اور اس میں تما کو تو  
رہبر ملی جبر ہے۔

(۵۵) تاش کی گڈی۔ پہلے مصرے میں ”ایٹ۔ تیسرے جوتے  
مصرے میں حکم یاں اور بھول موجود ہیں۔ یعنی چاروں قسم  
کے تاش کے ہیں۔

(۵۶) آنکھیں دور لڑیں۔ آنکھیں لڑا مایا آنکھوں کا لڑا مایا بندھے  
ہوئے محاورے ہیں۔

(۵۷) سمندر دریا میں نام چھپا ہے۔

(۵۸) تاش کی گڈی جسے کاٹا پیسا جاتا ہے۔ ماں سے  
س میں ۱۳ بھول کے سے ہوتے ہیں۔

(۵۹) کاش۔ کالوں کی ”کو“ سیجے کی طرف ہوتی ہے۔

ہے کل کے بھی دو مہوم ہیں۔ ایک آرام دوسرے خستہ۔

(۴۶) ویاسلانی کی نوا دھرا دھرتی ہے۔ بھری ہیں ہوتی۔

(۴۷) ماریل۔ نار۔ عورت، ریل = پہلوان۔ دونوں لفظ ہم پہلو۔

(۴۸) جھت کا پہکھا جس کے میں پکھ ہوتے ہیں۔

(۴۹) یم جس کی پتیاں آریاں سی لگتی ہیں (دندانے دار) گرم دوپہر کو یم کے سائے میں نیند اچھی آتی ہے۔

(۵۰) انگور۔ بھرتے ہوئے دھم کو انگور کہتے ہیں۔ ”اورنگ“

کے حروف کی ترتیب بدلیں تو انگور میں جاتا ہے۔

(۵۱) سگھاڑا جس کی ریل یا پیر پھیلتی ہے۔ سگھ = سیر۔ اڑا = تریا۔

(۵۲) گیسو۔ بھائی میں ”پینوں“ کے معنی کس کو ”اسی سے فائدہ

اٹھایا ہے۔

(۵۳) یورسی۔ اسم کے طور پر کھائے کی تلی ہوئی چیر۔ صفت

داسی کاگ۔ ایک معنی کوتا دوسرے ڈاٹ (انگریزی کاگ)  
 کاموڑ (د) بوتل کا منہ بند رکھتا ہے۔ "کاگیاں" کے بیچ میں  
 کاگ موجود ہے۔

(۴۲) گداز۔ پھولوں کو میوٹا بگڑا کہا ہے جو گداز میں  
 سج گئے تو ان کے بیج یا بچے نہیں ہوں گے۔ ٹوٹے  
 ہونے کو جوڑ کر رکھ دو۔ یہی ٹوٹے ہوئے پھولوں کو آئیں میں  
 جوڑ کر یا ملا کر۔

(۴۳) بیم۔ میں کو الٹو تو بیم ہو گا۔ لون مولوں میں مولی کا  
 اشارہ موجود ہے۔

(۴۴) کچی۔ اکتہر حاطت سے رکھی جاتی ہے اور  
 تک اس کا کاں۔ مرڈ میں قفل نہیں کھولتی۔

(۴۵) مائیکل، جے سیکل بھی کہتے ہیں "اے کل" میں امام ہتھیار

(۳۳) ہسٹولا۔ جو بیٹھتے ہیں وہ جاتے ہیں کہ ادھر سے یہی  
آتے وقت کیا محسوس ہوتا ہے۔

(۳۴) مائیکل۔ ہارڈ ڈھانچہ۔ آخری مصرعہ میں غالب کے  
مصرعے سے استعارہ کیا ہے :

”ایک جگہ ہے مرے یاد میں رکھیں“

(۳۵) کسمی۔ ہر کسمی اپنے ہی قفل کے لئے مخصوص ہوتی ہے  
(رکھتی ہے بس ساحن ایک)۔

(۳۶) ریل گاڑی۔ اچھے بچے۔ مسافر اتارے ٹھائے۔

(۳۷) قلم۔ خطرناک ہتھیار بھی ہو سکتا ہے۔ بہترین دوست بھی۔

(۳۸) سموے۔ جس کی ایک قسم ”سکم پور“ بھی کہلاتی ہے۔

”سکم پور“ نام پر لگتا ہے۔ سیل وق کی ایک قسم بھی۔

(۳۹) قلم۔ جلتے وقت سر جھکا ہوتا ہے۔

یہ مادھا گیا ہے کڑوا تہر میں ایک تو آواہیں بہت اڑتی ہیں  
 دوسرے ہولکھائے کوہیں ملتی، مگر دوسرے معی نکلے ہیں۔  
 (۲۶) جوتی کی حوڑی کھتی اٹے یاؤں کی جوتی ہوئی دے سے تسک  
 میں دلوں ایک جیسی۔

(۲۷) پھولوں کا ہار چکر "میں اتارہ ہے کہ ہار کے سخی دلوں  
 سرے مدھے ہوتے ہیں

(۲۸) جوتی۔ سگال کے لیے اور گھسے مال مستہور ہیں۔

(۲۹) چائے دانی، چائے پوجی اور دے ہوئے فرعل روئی  
 کا دکلا۔

(۳۰) سلائی کی مشیں، گھر گھر، مسیں کی آوار

(۳۱) حاس آحری مصرعے میں امام کا اتارہ موجود ہے (موم ساس کر)۔

(۳۲) قیسوی۔ خطرناک کبھی حاتی ہے بچوں کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں

(۱۹) کتا سہ رحمت تجھ پر تجھیں کے لئے آتا ہے اور حیرت کے لئے بھی۔

(۲۰) انگلیاں چمچے کے بغیر کھائے میں بچ کی اور کلمے کی انگلی ہی کام آتی ہے دوسری دو مڑی رہتی ہیں۔

(۲۱) گدآں۔ بیوٹ پھول ہوئے۔ مینا گدآں۔

(۲۲) قلم۔ چلتا ہے مگر ایک ٹانگ سے اور کاغذ پر نساں چھوڑتا

جاتا ہے۔ پانی پیسے سے مراد سیاہی کا ڈوا لیا، گراب اور طرح کے قلم کل آئے ہیں۔ وہ مات پرانی ہو گئی۔

(۲۳) قفل۔ اس کی مار کبھی جس کی رکھولی صردی ہے۔

(۲۴) چاند۔ بارات ستارے ہوئے۔ پہلی رات کو چاند عات ہو جاتا ہے۔

(۲۵) ہوا۔ ملک میں دم لفظی معنی میں ہوا ہی سے ہوتا ہے۔ سماں

(۱۱) کیرو۔ جھوٹا سا پھل جس پر مال سے ہوتے ہیں اور جھیلے  
براؤلا سا لکڑی آتا ہے۔

(۱۲) سدر۔ کچھ اور گئے سن دراصل "میں مام یوستیدہ ہے۔

(۱۳) کیلا سہلی میں نام موجود ہے کیلوں کے خوشے کو گیل کہتے

ہیں۔ اور گیل میں رکھا کے معنی ساتھ رکھے کے معنی ہیں (دیباچہ)

لونی

(۱۴) چاقو جس کے دستے میں اس کا پھل لگا ہوتا ہے۔

(۱۵) قیسچی جس کی شکل دو کھڑی ہوئی تلواروں کی سی ہوتی ہے۔

(۱۶) کائی کی گھڑی رات کو بارہ کے دلوں سوئیاں مل جاتی ہیں۔

گھڑی کی آواز صرف کاں میں سی جاسکتی ہے (سرگوشی)۔

۱۷) بیباکی اس کے گڈے کو کاں سے تشبیہ دی ہے۔

(۱۸) تکیہ۔ پہلے مصرعے کے پہلے الفاظ میں مام یوستیدہ ہے۔

دونوں تعلقہ (ذاتی) ہوئے۔

(۴) سر، مال، ٹوٹی (ماؤ کی طرح الٹی)

(۵) پلیٹ۔ ”پلیٹ“ میں نام کا اشارہ تھا۔ عبرت دہلی پلیٹ  
جھوٹی کہلاتی ہے۔

(۶) مار۔ پہلی میں موجود ہے۔

(۷) نیم۔ ادھا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے نیم حکیم۔ ”پی بولی“  
میں بولی بھی موجود ہے۔

(۸) دیا سلائی۔ حلدی۔ بچاؤ تو پھیلا۔ ”اُون“ کھانے کے لئے  
کی حالت ہے۔

(۹) آرا اور آراکش۔ دو آراکش ادھر ادھر بیٹھ کر لکڑی کا لٹھا  
چیرتے ہیں۔

(۱۰) آئینہ۔ مام پہلی میں موجود ہے۔



(۱) کتاب - کوئی بڑھ رہا ہو تو سوراہیں کرتے

(۲) چھڑائی، حس کے ایک معنی "اکیلی" کے بھی ہیں اور لوڑھے

زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے "بیر کی جلی"۔

(۳) ہاتھی، جسے اکثر لوگ نہیں دیکھتے۔ لیکن اس کی سیبہ اکثر دکھائی

دیتی ہے۔ دو ڈھالیں کاں ڈھال کے موستانہ ہوتے ہیں۔ ملواریں دات



# تشریحات

پہیلیوں کی بوجھ اور اس کی وضاحت

سلسلہ وار حبی شمار

۱۰۰

نیچاوا من اور بے چولی  
 اغل بغل ٹسکائے جھولی  
 دیکھنے میں وہی وضع پرانی  
 اور ستنے میں باگھ کی وانی

آپتہ: ایک لباس، وانی = بولی

۱۰۱

بھائی کے آگے روٹی

یا یونی یا موٹی  
 آخر کو رکھنے اول  
 اور کیجئے سر پھٹول

آپتہ: ایک میوہ

(۹۸)

بے دیوار کا اک دروازہ جس پر ہر کوئی دھاوے  
 ہر دم اک ریلا سا آوے، ہر دم لوٹ کے جاوے  
 دیکھنے میں چوکھوٹا پر چوکھوٹا نہیں کہاوے  
 اتا پتہ: تفریحات سے تعلق (دھاوے)۔  
 حملہ کرے، کھاوے = کھلاوے

۹۹

ڈبکی کھا کر آئی نکل  
 دیکھ کے نیت جائے پھسل  
 دیکھنے میں تو پھول نہ پھل  
 کہنے کو اک پھول اک پھل  
 اتا پتہ: ایک مٹھائی۔

(۹۶)

وہ تھان سے رچکے پیار شاہ سے کہے خبردار !  
 یہ اس کے ساتھ رہے وہ اس سے بچتا پھرے  
 آیتہ : زمین پر بھی زبان پر بھی

(۹۷)

اک میدان میں رطے دیکھے لکڑی باز کرارے  
 لپکیں جھپکیں بھر طجائیں پر ایک کو ایک نہ مارے  
 بال نہ بیکا ہونے دیں یر تیز مہا زبلا کی  
 رطے والے انے گئے اور جان لڑی صد ہا کی  
 آیتہ : تصرفات میں ہے نام موجود

(۹۴)

ایک ہاتھ سے دانہ ڈالوں دوسرے ہاتھ سے پکڑوں  
 میرے ہلائے وہ نہ ہلے پر میں بھی چکر دوں  
 سنگ سنگ نہ گھوموں اس کے کھونٹے باندھ رکھوں  
 آہستہ: گھریلو استعمال کی چیز خصوصاً  
 دیہات میں۔

(۹۵)

ہاں وہ اوندھا او بڑ کھارٹ  
 بالکل پھونس اور پیٹھ میں کو بڑ  
 میں تو واری اس کی چھب پر  
 جس کا سایہ مجھ پر سب پر  
 آہستہ: نام کا ستارہ موجود (او بڑ کھارٹ بے ہنگام)

(۹۲)

نام تو ایک ہی دونوں کا ہے دونوں الگ ہیں کیجئے بخور  
 باہر گونجنے والی اور بے اندر گھومنے والی اور  
 اک وہ جو ہاتھوں سے نکلے اور پھر ہاتھ نہ آئے  
 دوسری ایسا کام کرے جو اور نہ کرتے پائے  
 اتنا پتہ: حفاظت کے لئے کار آمد تہیز

(۹۳)

اک قلعے میں ایک سپاہی پورا نہیں سمائے  
 سر بھی باہر پاؤں بھی باہر دھڑ اندر رہ جائے  
 اتنا پتہ: ایک لباس



(۹۰)

فتحیاب ہے جی نہیں، فتح کن ہے جی ضرور  
 کارداں ہے جی نہیں کار کن ہے جی ضرور  
 انا پتہ : نام موجود

(۹۱)

پوسا نہ پالا ، بن گئی خالہ  
 خانہ بھانجے کو کھلاؤ۔ بولی ہوش میں آؤ  
 انا پتہ : ایک حیوان

(۸۸)

سیر کسی کو دینا، ہو تو یہ لادے دوسیر  
 یہ نہ کرے تو نیلے کے بدلے لوگ کہیں اندھیر  
 اپنا بھی اور دوسرے کا بھی بوجھ ہے اس پر دونا  
 چاہو تو انصاف کرے گی، بس پدمست چھونا  
 آیتہ: برتنے کی حیز

(۸۹)

اک نٹ بیچ ادھر میں لٹکانام کی اس کے یہ تعبیر  
 بٹیا سے جوں پاؤں لگے یا جوں عاشق کے دل میں تیر  
 ہندوؤں کے چکر میں ہو یا لوار بجد سے کام  
 ساری رمتیں جوڑ چکو تو پاؤ اور اک نام  
 آیتہ: برتنے کی عام فے  
 (بٹیا = پگ ڈمڈی)

(۸۶)

نعمت جو بانی اس میں تھی پوشدہ کو فت بھی  
 ہے یاں مگر سفیدی سیاہی ملی جلی  
 غم کے سوا بھی کچھ تھانہ کیئے کہ غم ہی تھا  
 شب کے سوا بھی کچھ تھانہ کیئے کہ شب ہی تھی  
 انا پتہ ایک لذیذ کھالے کا نام

(۸۷)

گرمیوں میں ادھر ادھر، جاڑوں میں پہاڑ پر  
 اور ٹھہے لیٹے  
 خود کو سمیٹے

ذرا باہر آئی اور پیسے میں نہائی  
 انا پتہ: کھالے میں بھی پینے میں بھی۔

(۸۴)

در پہ لگے تو دکھائی پڑے  
منہ پہ لگے تو سمجھائی نہ دے  
دم سادھے کیوں بیٹھو یا رو  
ہمت ہو تو کھول اتارو  
آیاتہ: حفاظت کی حیر

(۸۵)

کھانے کی توجیر نہیں ہے، کچھ کہتے ہیں چبائی  
سینت کے رکھنا کام کی شے ہے گم مت کرنا بھائی  
آیاتہ: حفاظت کے کام کی

(۸۱)

سک جو وہ دیتا تھا چنانچہ  
 مارے منہ پر خوب طماکے  
 آیتہ : فن کاروں کے کام کی چیز

(۸۲)

مام کو دو اراکھو لے والی  
 بیچ بھاپٹ جائے سچاری  
 کوئی گرجے کوئی گائے  
 اور یہ حب تب بٹتی جائے  
 آیتہ : ایک طریق اظہار

(۸۳)

میں تو ہوئی میر یہ رہی صغیر  
 میری ہی ہمن، اہلائے مگر کم سن  
 آیتہ : ایک رلیور

۷۶

۷۸  
مے بازار سے گھر میں ڈالی  
وہ بھی ہلے گھر والی  
اتاپتہ: برتے میں

۷۹

سوچیں آپ لگا کر ٹیک  
چو پالوں میں یہ بھی ایک  
اتاپتہ: خانگی سامان میں

۸۰

عجش کون اس کے آگے دھن بجائے  
وہ گانا سننے والی ہے نہ گائے  
نہ پوچھو کس کی ہے وہ اور کہاں کی  
کسی کی ہو نہیں اللہ میاں کی  
اتاپتہ: چو پالوں میں



(۷۴)

تھر میں اور تھد بیٹ میں

یا سا ہو کار کے پیٹ میں

آیاتہ حیوانات میں پہلی مینام کا اشارہ موجود ہے۔

(۷۵)

لاکھ حتائے خیر سگالی

پاس آئے تو دوں میں گالی

اُس سے آنکھ ملاؤں خاک

جب کھوں ایسی دہشتناک

آیاتہ : حیوانات میں۔ نام موجود





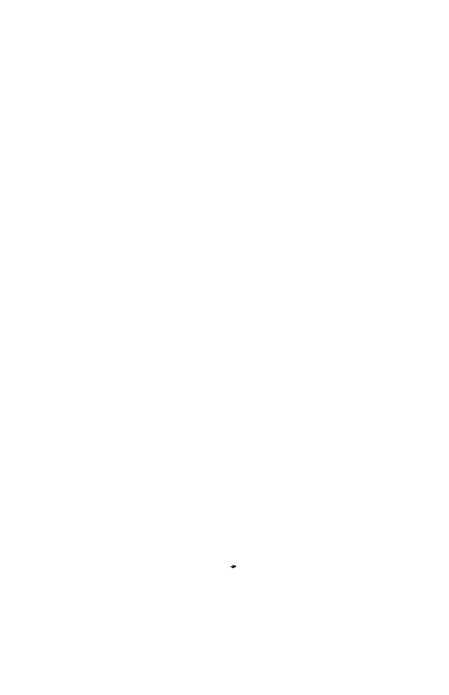
(۶۹)

دوہنیں اک گول مٹول سی اک لہی اور گوری  
 اس میں تو نرمی ہی پانی اُس میں شورِ اشوری  
 ہاں ہاں آہ بڑے ٹھوٹیا پھر کیوں سٹی بھولی  
 تھوڑا سا گر دھیان کرو تو بات بہت مٹولی

آیاتہ: کھانے میں ہے نام موجود

(۷۰)

آدھی رات کو آیا بڑھا اگلی رات سدھارا  
 کئے دن میں اب آئے کالو لو تم جیتے میں ہارا  
 آیاتہ: ایک تصور جس سے دیا کے کام چلتے ہیں۔



(۶۵)

لاکھ وہ بکھڑ کر بن کر آئے  
میرے قلم کی بات نہ پائے  
میرا لکھا پتھر کی نکیر  
اُس کا لکھایوں مٹ جائے

آتا پتہ: پڑھے لکھوں کے کام کی چیز۔

(۶۶)

خوشخط لکھنا اس سے مشکل  
اور ہیں لکھنے والے  
اس کا کام تو ہے بس چلنا  
ہاں اس نے خطر ڈالے  
آتا پتہ: پڑھے لکھوں کے کام کی چیز۔



(۶۱)

وہ جو گواہی دینے اُسٹھے  
 اس کی تو کوئی بات نہ پوچھے  
 وہ جو رہ جائیں منہ یکھیرے  
 اُن کے لئے تحفے بھیترے

آئیتہ سب کے پاس۔

(۶۲)

کالے پریت سے اک مدی  
 اتری لہرائی بل کھاتی  
 لہریں لے اور نام پہ سار  
 بھیا تار سکے تو تار

آئیتہ زیادہ تر عورتوں کے پاس ہے



(۵۷)

انکھ سے اوجھل اس عالم میں ہے اک ایسا بن دریافت  
جس میں لاکھوں کھول اور پونے نہیں سرو و سن دریافت  
اتاپتہ: مطاہر قدرت میں ہے، نام موحود

(۵۸)

یسی تیلن سے کچھ کم پتے  
درجن بھر سے بڑھتی کھول  
کالو پیسو، اُتنے کے اُتنے  
لیکن بات بڑی معقول

اتاپتہ: تفریح کی چیز





(۵۳)

چکلے سے علی تو چوڑے تال میں ڈوبی خاکے تفتل  
 اتے پتے کو گول کروا لوسیدھا مام مکمل  
 آیتہ کھائے میں ہے یہیلی میں مام کا  
 اشارہ موجود ہے -

(۵۴)

- ناڑا کھول کے اندر جھانکوں  
 پھر میں جا ہے رہ رہی یھانکوں  
 آیتہ استعمال کی چیز جو بعض لوگ اب بھی ساتھ  
 رکھتے ہیں۔



(۵۳)

چکلے سے جلی تو چوڑے تال میں ڈوبی جا کے تفتل  
 اتے پتے کو گول کرو، لوسیدھا مام مکمل  
 آئیہ کھالے میں ہے پہیلی میں مام کا  
 اشارہ موجود ہے -

(۵۴)

ماڑا کھول کے اندر جھانکوں  
 پھر میں جا ہے رہ رہی جھانکوں  
 آئیہ استعمال کی تیر جو بعض لوگ اب بھی ساتھ  
 رکھتے ہیں -

(۵)

یہ بھل ہے صبر کا کہیں رخم ابدِ مالیر  
نیرنگ آسماں ہے اور گِلٹ لٹیلٹ

اتایتہ: پھلوں میں ہے۔ نام کا ستارہ موجود۔

(۵۱)

گیا پانی یہ جب اک جال بھر چھا  
لکل یانی سے آیا شیر تیر چھا  
اتایتہ: بھلوں میں ہے۔

(۵۲)

کہا اس کو کھی سا ہی وال والو  
نیا اک نام دو لوئے کہ کس کو  
اتایتہ: بھلوں میں ہے۔

(۲۷)

وہ اک سر جھیری وہ او کی مچان

وہ عورت کے پہلو میں اک پہلو ان

آیتہ سنات میں ہے بیڑ اور بیل۔

(۲۸)

آنکھ اٹھاؤ دیکھو اوپر

اک سجھی کے تیں ہیں تہیر

آیتہ عام استعمال کی حیر

(۲۹)

لٹکے لاکھ ہوں سریر آرے

چین سے سو جا پاؤں یسا لے

آیتہ: سنات میں۔

(۴۵)  
 مرے ہاتھوں میں دونوں ہاتھ اُس کے  
 مرے پیروں میں دونوں پیر جوڑے  
 یہ صورت ہو تو پھر کون کر پڑے کل  
 مجھے تو کل نہیں ، ہوگی اسے کل

آیاتہ: پہلی میں مام کا اشارہ موجود ہے

(۴۶)

ایک ہی ماں کی گھر بھر سیٹیاں  
 ایک ہی سیدھ میں چُب چُب لٹیاں  
 باہر نکلیں ایک اک کر کے  
 منہ سے نہ بولیں کھیلیں سر سے

آیاتہ عام استعمال کی چیز نہ  
 نہ تھو ما

کیوں کہوں اُس کو آدھورا میں<sup>۴۳</sup>  
 بول نہ بولوں کڑوا میں  
 اور تو کچھ نہیں کہتا میں  
 اُلٹا وہ ہے سیدھا میں

اتاپتہ: نباتات میں۔

(۴۴)

داب کے رکھے اس کو جو لے  
 کان مروڑے بن نہیں کھولے۔

اتاپتہ: عام استعمال کی چیز۔



(۴۱)  
 اک پھر سے اڑے اک کھنق سے اڑے  
 اک لو لے اک منہ بند رکھے  
 اک نام کے یہ ہوتے ہیں دو  
 کیا نام ہے ان کا گسان کرو

آپتہ: پہیلی میں نام موجود ہے۔

(۴۲)

ہے ہے کیوں تو را اب جوڑو  
 او نیو تو ، او نیو تو !  
 لوٹے ، موڑوں کو جوڑ کے رکھ دو  
 دھیاں کرو کھی پھوڑ کے رکھ دو  
 آئیہ۔ گھریلو آرائش کی چیز۔

(۳۹)

دق ہوئے بن کیا کام پر لگے  
 بوجھ بتاؤ کبھی نام پر لگے

آپتہ: باورچی خانے میں۔

(۴۰)

ود دِ بلا سا پتلا سا بالشت بھر کا  
 جھکائے ہوئے سر کو چکے سے سر کا

آپتہ: پڑھے لکھوں کے کام کی چیز۔

(۳۷)

اُنگل بھر کا اک ہتھیار  
 تیغ سے بڑھ کر جس کی مار  
 یکڑو نہیں تو آئے مار  
 یکڑو تو یاروں کا یار

آپتہ: بڑھے نکھوں کے کام کی چیز۔

(۳۸)

جتنے بھی دعوت میں آئے  
 سب کے سب ہی سیٹ بھرے تھے  
 ہنری قیمہ آلو کھوٹے  
 لواک نام آساں سا منہ سے

آپتہ: کھانے میں ہے۔

(۳۵)

چال چلن کی ایسی نیک  
 رکھتی ہے بس ساجن ایک  
 ساجن اس کا پہرے وار  
 وہ نہ اور یہ اس کی نار

آپتہ: عام استعمال کی چیز۔

(۳۶)

جنگل میں ناگن لہرائے  
 دُستی نہیں سمو چاکھائے  
 چلتے چلتے جب بھی ٹھہرے  
 کچھ کو اگلے کچھ کو زنگلے

آپتہ: آدمی کی بنائی چلتے والی چیز۔

(۳۳)  
 میں یو رب دم میں پہنچ  
 اور دم میں تپتے  
 تپتے س کی یاد آئے ہے  
 تپتے تپتے  
 میں تپتے تپتے: تفریق کی چیز۔  
 تپتے

(۳۴)  
 تپتے تپتے تپتے تپتے  
 غری مالِ رفتار نہیں تپتے  
 تپتے تپتے تپتے تپتے  
 تپتے تپتے تپتے تپتے  
 تپتے تپتے تپتے تپتے

تپتے تپتے تپتے تپتے

(۳۱)  
 ہو گیا وہ تو ختم گھل گھل کر  
 یر گیا تو کسی کا روپ نکھر کر  
 رہ گیا، ستھا جو فی المثل پتھر  
 اُس کے ہاتھوں میں موم سا بن کر

آنا پتہ: عام استعمال میں سیلی میں ماما تھیا ہے۔

(۳۲)  
 چلے گی اگر وہ تو انگلی بکڑ کر  
 چھڑا لوجو انگلی تو رہ جائے اڑ کر  
 سہاے بنا اس کو دُور کھر ہے چلنا  
 مگر چال رسی کہ بچنا سنبھلنا

آنا پتہ: عام استعمال کی چیز

(۲۹)

فرغل اوڑھے تپ کی ماری  
 کانپتی، کپ کپ، آئی بچاری  
 آہستہ: استعمال کی چیز۔

(۳۰)

گھر گھر گھومے اک مغلائی  
 سب کے کاج بنائے  
 سوئی تو آب یرو نہیں سکتی  
 یر پھرتی دکھلائے

آہستہ: عام استعمال کی چیز۔ مغلائی کیڑے  
 سینے والی آزاد پیتھ عورت۔

(۲۷)

اک پھدے میں نو دس پنچھی  
 لگی ڈور گلے میں ڈھیلی  
 ہاں ہاں اس میں ہے اک چکر  
 بوجھو مت رہ جاؤ انک کر

اتاپتہ: ذاتی آرائش کی چیز۔

(۲۸)

دیکھی اک بنگال میں ندی  
 بل کھاتی لمبی ہلکاری  
 لہریں اس کی آئیں مکر تک  
 اور گھٹیں توکاں اور سر تک

اتاپتہ: زیادہ تر عورتوں کے پاس۔



(۲۵)  
اُڑتی ہے یو نہی بے یار کی  
کبھی ادھر کی کبھی ادھر کی  
اس سے ہی تو ناک میں دم  
کھالے کو بھی شہر میں کم

اتاہتہ : مظاہر قدرت میں ہے -

(۲۶)

ایک ہی روپ اور ایک ہی گات  
جب دکھوتب دونوں ساتھ  
تھیں تو دونوں ایک سی تھی  
عور کیا تو ایک تھی کھٹی

اتاہتہ : عام استعمال کی چیز

(۲۳)

وہ رکھوالی کرنے والا  
اُس کی نار بکائیں رکھوالا

آپتہ: عام استعمال کی چیز۔

(۲۴)

پہلے تو سر پر چڑھ آیا  
بلبی سی بات لے آیا  
اور پھر یہ اندھیر مچایا  
یہی رات کو منہ نہ دکھایا

آپتہ: مطاہر فطرت میں ہے۔

(۲۱)

اک مینا اور نو دس میوٹ  
 مینا کی بکھی تہہ میں تلکھٹ  
 کس کو کھلے گا ان کا مینا  
 ان کو ہے آخر کے دل حینا  
 آئیتہ: آرائش کی حیر۔

(۲۲)

لنگڑا اُجے فرس پہ ٹایے  
 چھوڑتا جائے پاؤں گھاپے  
 دم دم جا کے پیوے یانی  
 ہو گئی پر یہ بات یرانی  
 آئیتہ: یڑھے لکھوں کے کام کی حیر۔

(۱۹)

رحمت بخت پر شوق کے پورے  
 وہ چیت لیٹے اور تو گھورے  
 اتا پتہ: پڑھے لکھوں کے کام کی چیز۔

(۲۰)

گھیر کھلائے بڑی اور منجلی  
 منہ موڑے چھوٹی اور سنجلی  
 مایہ: سب کے پاس۔

(۱۷)

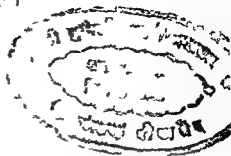
پکڑے اس کا ایک ہی کان  
اس کے لبِ جُو میں انساں

داتایتہ۔ عام استعمال کی حیر۔

(۱۸)

اُس تک یا اس پاس جو آئے  
اُس یر جادو سا چل جائے  
بے بس گم سُکھ کان و ماے  
سرِ ٹیکے بے سُدھ ہو جائے

اتا پتہ۔ عام استعمال کی حیر پہیلی ہیں نام موجود۔



(۱۵)

ایک ہی کف میں دو تمشیریں  
دیکھے کیا کیا کاٹیں حیریں

آئیتہ - عام استعمال کی حیریں

(۱۶)

وہ تو میرا پہنچا یکڑے  
اب میں کروں کیا بروہ یوشی  
آدھی رات کو چلتے چلتے  
جوڑے ہاتھ کرے سرگوشی

آئیتہ : عام استعمال کی حیریں -

(۱۳)

کب رہتا ہے کھال میں اپنی  
 وہ بانکا البیلا  
 گیل میں رکھے ٹھہروں ساتھی  
 پکڑا جائے اکیلا

آپتہ: بھلوں میں مام موجود۔

(۱۴)

اک ڈالی میں ایک ہی بھیل  
 حونا کرطوا نا کھٹا  
 حوکھالے سو کھیت رہے  
 موکیسا ہی ہٹا کٹا  
 آیتہ۔ عام استعمال کی چیز کھیت ہے۔ مرغانے

(۱۱)

جھیرے ننھے بھولے  
 سرہی مونڈ دے۔ جو لے  
 سرمنڈواتے ہی اولے  
 اتایتہ: پھلوں میں۔

(۱۲)

پہلے کیا ورق تھا ہم میں کیا فصل  
 آپ کچھ اور گئے سن دھل  
 اتایتہ - حیوانوں میں پہلی میں نام موجود۔



(۹)

اک ہتھیار اور دو ہتھیارے  
یہ کہے آ رہے وہ کہے جارے

(آیتہ: کاریگروں کے کام کی چیز-

ہتھیارے - قاتل)

(۱۰)

چیکے چیکے سب کو گھورے

غیب گناہے سب کے یورے

جس تس سے روز اکھڑائے

شرم تو اس کو آئی نہ آئے

آیتہ ۱۰ عام استعمال کی چیز - مام موحود -

(۷)

قد میں اونچا گھیر میں پورا  
 اور پھر بھی ہللائے ادھورا  
 اتنی مات تو میں نے کھولی  
 بھول گئے کیا اپنی بولی؟

آپتہ: نانات میں ہے۔

(۸)

وہ تو بھر پھیلے بہت  
 گر کچھ توقف میں کروں  
 ہے روز کی گھس گھس یہی  
 جل وہ اُٹھے اُن میں کروں

آپتہ عام استعمال کی چیز

(۵)

روز ہی جھوٹی پہلائے  
 اور ہرگز جھوٹ نہ بولے  
 اس میں ایک لیٹ ہے یارو  
 کوئی تو بات کو کھولے  
 آیت مرتے ہیں۔

(۶)

کتوں ہی کی گردن مار  
 رکھ دیا لاکر یج مار مار  
 کرتے ہو کیا روپ سنگھار  
 لوجھو ہمیں تو مالو ہار

آیت پہے کی حیرت مہیسی میں مام موجود ہے۔

(۳)

صورت دیکھی یا نہیں دیکھی  
 مورت دیکھی بھالی  
 دو ڈھالیں اور دو تلواریں  
 بیچ میں لٹکی ایک دو مالی  
 آہستہ: حیوانوں میں۔

(۴)

وہ کوئی دریا نہ سمندر  
 بھربھی لہریں سرے اوپر  
 اکثر الٹ دیکھی ناؤ  
 لوحہ ستاؤ۔ سر نہ کھجاؤ  
 آہستہ: سب کے پاس

(۱)

سکینے والا بولتا جائے

سکھانے والا چُپ

اُس سے میرا دھیان لڑا ہے

شور نہ کرنا۔ چپ !

(امایتہ، یڑھے لکھتوں کے کام کی چیز۔)

جس<sup>(۲)</sup> نے رکھ دیا سر پر ہاتھ

چپکی جیل دی اُس کے ساتھ

گھوڑے بن کر پیر کی چیلی

اور بھر بھی ہسلائے اکیلی

(امایتہ، برتنے کی چیز، الٹز گھر کے ماہر۔)



# پہیلیاں

بوجھ کے لئے دیکھئے تشریحات

روز صبح کی یہی کہانی  
 مانگے دودھ اور تٹا یا نی  
 چاہ مٹے پر نیند اُڑ جائے  
 اے سکھی سا جن؟ نا سکھی چائے



اُس کے پاس میں دوڑی آؤں  
 باہنہیں ڈال ٹٹک بھی جاؤں  
 رات کو پھٹکوں پاس، اُف نا بھئی  
 اے سکھی سا جن، نا سکھی امرنی



آپ ہی میں لے سر پہ چڑھایا  
 کاسٹ رہی تھی جب لیٹایا  
 دُور سے آیا میرے دیس  
 اے سکھی ساجن، ماسکھی کھیس



نیچے سے اُپر لے جائے  
 یونہی، سیری موہے تھکائے  
 سانس چڑھے اور کھٹولے سیدھے  
 اے سکھی ساجن، ناسکھی زیدھے  
 مے سردی کے مارے

ہاتھ سے جب چھڑا تھرائی  
 میرے جب دابا غزائی  
 تاپے سڑکیں اور بازار  
 کیا بھٹی ناری؟ نا بھٹی کار



چال دھمکتی پاؤں میں چکر  
 بھاگے بھاری بوجھ اٹھا کر  
 گتوں ہی سے رکھے میٹل  
 اے سکھی سلان؟ نا سکھی ریل

۱۔ موٹر کار ۲۔ پاؤں میں جکر ہوا بہت زیادہ چلندیر پینے کی طرف  
 ۳۔ میل میں گئی کدہ پتلا کہ کڑیوں میں ساجن کو ترک کر دیا ہے جس پر  
 ہر تعویض چست کھاتی تھی اے سکھی ساجن کی تکارا گناہٹ پیدا کرے لگتی ہے۔

آپ ہی آپ لیٹا جائے  
 پچھلی باتیں رٹتا جائے  
 جولوہوں سولوٹ دے نہ کھٹ  
 اے سکھی ساجن؟ نا سکھی کیسٹ



یہروں بیٹھا سہا سجائے  
 سانگ بھرے اور کتھانائے  
 تاکنے آئے پڑوس کی بیوی  
 اے سکھی ساجن؟ نا سکھی نی ٹوی

۱۔ نہ کھٹ متر تر۔

Cassette ۲

اُس کے سنگ چلوں میں تن کر  
 چھب دکھلاؤں سہاگن بن کر  
 ہاتھ دھراؤں سا جے سر پر  
 اے سکھی سا جن؟ نا سکھی جھومر

\*

انگلی یکرے پہنیا جکرے  
 پہنیا چھوڑ گئے تک پہنچے  
 کھینچے کان جو نکلے سچ کر  
 اے سکھی سا جن؟ نا سکھی زیور

نہت ہیبتہ سا ہے، جھومر کی تشبیہ ہاتھ کے ساتھ ساتھ چھوڑ پیسے کے علاوہ

اُٹ میں بھی یہ ساتھ پُندھارے  
 جب دیکھو تب ہاتھ پارے  
 پانی بیوے بھر بھر پوٹا  
 اے سکھی ساجن؟ ماسکھی لوٹا

۴۰  
 پہروں ڈال رکھے گل بییاں  
 جیسے یہ ہی میرا سیاں  
 جب دیکھو چھاتی یہ سوار  
 اے سکھی ساجن؟ ناسکھی ہار

---

لہ پندھارے بیٹھے تھ گل بییاں گلے میں ابیں۔ سیاں۔ تہہ

ٹوٹوڑا تا جب آئے  
 مجھ کو ساتھ بٹھالے جائے  
 جھٹکے دے پر بندھن پٹکا  
 اے سکھی سا جن بنا سکھی یکتا

ہر دم آگیا پیچھا گھیرے  
 گلے گلے ہوں بس میں اُس کے  
 گھٹنوں گھٹنوں آئے سترتا  
 اے سکھی سا جن بنا سکھی کرتا

مٹ یہ ایک گھوڑے کی اور پکی ہی ڈمک کرتی اور تھکے کھاتی سواری اس  
 مایید ہو گئی ہے رست گلے گلے دپوری طرح ہا سترتا، چالاک آدمی

نا وہ چلائے تا گائے  
 جائے کیوں رہوے منہ بائے  
 گھر کے دو ایک کام دے نہٹا  
 اے سکھی ساجن؟ ما سکھی چٹا



موج میں اپنی جھوٹے گائے  
 پیر یہ آکر لوٹ لگائے  
 بیھرے تو میں بھاگوں ڈر کر  
 اے سکھی ساحس؟ نا سکھی ساگر

یہروں مجھ کو گود بٹھائے  
 چھوڑ چلوں تو بل بھر لائے  
 سب وہ بٹھلا دے چکی چولہا  
 اے سکھی ساجن؟ تا سکھی ٹھہولا



جب وہ ملاوئے عین سے عین  
 تب سدھ پاؤں آوے عین  
 ناک کان سب اُس کے بندھک  
 اے سکھی ساجن؟ تا سکھی عینک

---

”ہمالی صوفے کی مٹی میں بل پڑا لے تیں۔ (۲) مکہ داتا۔“



دونوں ہاتھ سے سر کو گھیرے  
 نیتوں سے وہ نین ملاوے  
 کان چھوئے اور چوڑے متک<sup>۱</sup>  
 اے سکھی ساجن؛ نا سکھی عینک



آئے کم تر سائے، زیادہ  
 منہ دکھلایا، یہ جا وہ جا  
 ہو گا کون، بھگوڑا ایسا  
 اے سکھی ساجن؛ نا سکھی پیسا

اتنا دیکھ کے تھامے ڈنڈے  
 ساتھ لئے دو دو مسٹنڈے  
 یرودہ چھوڑیں اوٹ میں، مولی  
 اے سکھی سا جن؟ نا سکھی ڈولی



سونپ کے اس کو اپنا آپا  
 ہول اٹھے ہیں من میں کیا کیا  
 ڈھیل ڈھلگ اُس کے بھاؤ  
 اے سکھی سا جن؟ نا سکھی ناؤ

چوڑا جکلا سرخ سفید  
 جھاتی میں ہے جس کا بھید  
 پانے سکوں تو ہنر کے حاں  
 اے سکھی ساجن؟ نا سکھی پان

\*

باکی چھبیر جی للچائے  
 منہ کھولے تو رس ٹپکائے

رام کے نگ لوں اس کا نام  
 اے سکھی ساجن؟ نا سکھی آم

---

نہ یاہ سکوں میرواں اور رام میں آم شامل ہے۔

## کہہ مکنیاں

جس کی لوجھ اں کے اندر ہی آہری  
 مصرع میں موجود ہوتی ہے ایک  
 ستوح آہلی ایسی بھولی سے دومی  
 نات کہتی ہے جو سا جس پر بھی  
 چسپاں ہوتی ہے، اور کسی اور  
 چیز پر بھی۔

سامنے ممدوح کے خاکہ پیش کر رکھ دیا۔  
 میں ایسے عزیز اور لائق دوست ڈاکٹر وفار احمد کی  
 کامنوں ہوں جس کی توجہ کے بغیر یہ اوراق طباعت  
 کے لئے تیار نہ ہوتے۔ ان کا خلوص، ان کے ادبی ذوق  
 اور تحقیقی لگن پرستزاد اور میرے لئے باعثِ  
 افتخار ہے۔

شاں الحق حقّی

۱۷۷۷ء خیابانِ سلیم  
 ریفس سوسائٹی۔ کراچی ۷

انگریزی کی طرح مقدار اور حرکت سے بے جگہ نہیں ہونے پاتے اور کب  
 لٹے ہیں پانی۔ اردو بھی اتنی مدت سے رابطے کا کام انجام دے  
 رہی ہے۔ اس کا یہ مصدب انگریزی کبھی بھی اختیار نہیں کر سکے گی۔  
 گاؤں گاؤں انگلش اسکول نہیں کھولے جاسکیں گے۔ انگریزی  
 کو دوامی طور پر نافذ رکھے کا خواب وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جو  
 ملکی آمادی کو دائمی ماحولہ رکھنا چاہتے ہوں۔ انہوں نے اپنی  
 ماقبوت اندسی یا رعم اور صاحبیت کی بے ابرائے کچوں کو اردو  
 کی تعلیم سے بے سپرد رکھا اور اب اس کے مستقبل کی خاطر ساری  
 قوم کو بے سمانہ رکھنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں آرمقانی لوگوں کو بے  
 جانا ہے جنہوں نے اردو کو اتنی اچھی طرح ایسا لیا ہے کہ اہل رہاں  
 ان پر رشک کریں۔

یہ ایک طویل حملہ معترضہ تھا جو بے اختیار قسم سے نکلا۔  
 اس کتاب میں کچھ اور اشعار بھی نظر آئیں گے جو میری غزلیات کا ایک  
 سرسری سا انتخاب ہے اور اس میں صرف مطلع شامل کئے گئے  
 ہیں۔ ورنہ سوا اشعار کی متعینہ تعداد تک اختصار بہت مشکل تھا۔  
 یہ اعداد اس لئے دوا رکھا گیا کہ ”بد رخصتو“ بہت ملکی نہ معلوم  
 ہو بقول داع (وہ اندک تصرف)۔

اس کی مخفی ترکیب ایسی ہے کہ ہر لحاظ سے اس کی ضرورت  
 نہیں ہوتی اور پھر اس کے اپنے مل پر اتنا ادب و تہذیب و تدبیر  
 موضوعات پر پیدا کر لیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہ بھی اس کے  
 پرستاروں کی مدراخلاص ہے کیونکہ سرکاری سرپرستی سے محروم  
 تھی۔ ہمارا وہ محقر نگہ ماہر اسگریزیت و وہ طبقہ حواریوں کے لفاد میں  
 سدا رہا ہے، اس کی استعداد صلاحیتوں اور علمی و فاضلہ سے  
 نص ما واقف سے حوالہ گیری کے مقابلے میں کمتر ہیں تو کوئی تعجب  
 کی بات نہیں۔ لکھیں اسے پیٹنے لگی نہیں جتنے کہ اس طبقوں میں  
 خیال کیے جاتے ہیں۔

پاکستان سماں کے معاملے میں مہابت خوش قسمت  
 واقع ہوا ہے کہ یہاں کی بہت سیاری مقامی لولیوں کے دوش بدوش  
 جس کے دامن میں مڑا واقع اس کی ہے، ایک ایسی بولی بھی علمی  
 طور پر رائج اور مقبول ہے جو کسی ایک علاقہ سے تعلق نہیں رکھتی کہ  
 اس کا عمومی نفاذ موجب تسکایت و تعرض ہوتا اور مقامی زمانوں کی  
 ہمت اور ان سے بہت قریب بھی ہے۔ کثرت لغات و محاربات اور  
 مثال مشترک یا مماثل ہیں۔ آئندہ یہ اشتراک اور بڑھے گا۔ جملے کی ترکیب  
 سب زمانوں میں ایک طرح کی ہے کہ لفظ کی جگہ لفظ رکھ دیئے

اس مشرکہ موضوعات پر قدیم ہیملیوں کو مہیاں اس لئے نقل کیا کہ بڑھے والوں کے دس میں ہیملی کا انداز اور روایت تارہ ہو جائے جس سے شاید آگے آئے والی ہیملیوں کے لوحے میں مدد ملے گی۔

یہاں بے ساحتہ خیال اس بے سرو پایہ الرام کی طرف مائل ہے جو بعض لوگ اُردو پر لگاتے ہیں اور حال ہی میں ٹرے رور دسور سے سُنے میں آیا کہ اردو 'دربار کی رماں' ہے۔ اس سے پہلے 'رڈوں کی رماں' بھی ساگید رماں تو سب کی رماں ہوتی ہے خصوصاً اردو صبی وسیع علاقوں میں چلتی ہوئی لولی جو صرف کتابی رماں نہیں ہے لیکن کوسی۔ مڑی رماں ایسی ہے جو دربار کی رماں نہیں رہی۔ اردو کو لودنا سے اتنا زیادہ تعلق بھی نہیں رہا اس کی افادہ ہی عوامی تھی۔ یہ تو برا کرت تھی جسے پہلٹ لوگ مڑی لولی (اپ بھرتس) کہتے تھے۔ بھر دیکھے اس نے کسی تائنہ صورت نکالی۔ اس کی تمام تاریخ رقی اور سلسل ارتقار کی تاریخ ہے رفتہ رفتہ اس نے اُسی صلاحیتیں پیدا کر لیں کہ دیلی کوئی رماں اس کے وسائل اور اسالیب سے نکالیں کھا سکتی۔ اس کی صوتیات دوسری رماںوں سے زیادہ وسیع، ہندی فارسی، عربی، انگریزی سب پر محیط ہیں۔ ادھر سے بھی لفظ لے سکتی ہے ادھر سے بھی اور بے شمار نئی ترکیبیں وضع کر چکی ہے۔



سے زیادہ پراسرار مانوئے گئے ہیں جسے "جمیہ کوڈ" خوش ذہن  
کو کھٹکانے کے لئے ہوتا ہے۔ ایم کی ہیلی جو حضرت امیر خسرو سے منسوب  
ہے، اس طرح کے لطیف معنی متاد ہی کہیں ملیں گے :

تردور سے اک تر یا اتری اس لئے بہت رجمایا  
ماہ کا اس کے مام حویو چھا آدھا مام ستایا  
آدھا مام یتا یر پیارا اینا مام بولی  
امیر خسرو یوں کہیں کہ لوحہ ہیلی موری

میرا خیال تھا کہ ہم پر اپ کوئی اور ہیلی کیا کہی جاسکتی گی، ایکس  
تھوڑی سی کاوش سے میں پہیلیاں ہو گئیں جو گویا ابھی کا ایمان ہے یہ  
تو ماٹریس ہی تاسکیں گے کہ مات سی کہ سی بچی مات آئینہ کی ہیلی  
کی مات بھی کہی جاسکتی ہے جو حضرت کی حسب دلیل ہیلی کے اتباع  
میں کہی گئی ہے۔

تر کی بولی پائی ما ماری بولی آئی ما  
ہمدی لوئے ماری آئے مہ دیکھے حوائے تائے  
اسی طرح قبیعی کی مات جو ہیلی ہم تک پہنچی یوں ہے  
اندروں میں ماہر طبع کلیمادھڑ کے  
امیر خسرو یوں کہیں وہ درود والنگل سر کے

سی ہوتی ہیں اور لطافت سے عالی۔ افسوس تو یہ ہے کہ قدیم  
پہیلیاں بھی صحت کے ساتھ نقل نہیں کی جاتیں بلکہ یہ پہلی جو حضرت  
امیر خسرو کی امت کئی کتابوں میں غلط نقل ہوئی ہے، میں نے بحسن  
میں اس طرح سی تھی۔

مالا ہو تو سب کو کھائے اور بڑھے تو کام نہ آئے  
لے دیا میں نے اس کا ماؤں بوجھ تو لوجھ نہیں چھوڑے گاؤں  
یہاں ”مالا ہو“ (کس ہو یا روش کیا گیا ہو) کی دو معنویت  
تہ عیب لطف پیدا کیا ہے۔ اسی طرح بڑھے دو معنی میں آیا ہے چراغ  
کھالے کو چراغ بڑھا لیتے ہیں۔ تیسرے مصرعے میں دیے کا نام کس  
حوالہ سے لیا گیا ہے کہ ”لے دیا میں نے اس کا ماؤں“۔ ان مصرعوں  
میں تصرف کر دیا مائے تو ساری لطافت رائے ہو جاتی ہے اور اشارات  
کسی گم ہو جاتے ہیں معلوم ہوتا ہے بعض نقل کرے والوں نے ان سکتوں  
کو سمجھا ہی نہیں۔ ورنہ ”بڑھے“ کی جگہ ”بڑا ہو“ کبھی نہ لکھے کہ مات لے  
ہو جاتی ہے۔

اردو میں معنیات کا فقدان ہے جیسے کہ فارسی میں حامی  
وغیرہ سے صوبہ ہیں لیکن فارسی معنیات میں وہ سادگی اور لطافت  
ہیں ملتی جو حضرت امیر خسرو کے پہلوؤں میں ہے۔ فارسی معنی ضرورت

حتم ہو گئیں روایت آگے نہ چل سکی۔ ویسے ہمارے شعراء نے بھی  
اصاف اور موضوعات سے ہٹ کر بھی بہت کچھ کہا جو تصدیقات و  
فکافات کی دلیل میں آتا ہے۔ یہ اصاف اپنی نوعیت اور مضامین  
کے لحاظ سے ہماری خوانی و نگاہ سے بہت قریب تھیں تاہم ایسی  
لئے خواص لے اں پر توجہ نہیں کی۔

راقم الحروف نے بہت ڈرتے ڈرتے اس میدان میں  
قدم رکھا ہے کہ یہ حرأت (حاکم بدہن) صرف مسخرات و مسخرہ رہ  
جائے ایک طرف قدیم محلوں سے رستہ خور و رگ و رگ  
ملا نا ضروری تھا، دوسری طرف کچھ جدید مضامین در آئی ہے۔ بعض  
کہہ مکرریاں خالص حیل و حیل کی درماتسیر کہی گئی ہیں اور میں اس کا  
نمونہ ہوں کہ انہوں نے مجھے جدید موضوعات پر طبع آزمائی کی ترغیب  
دی۔ چنانچہ کہہ مکرریاں حاصی اب نوڈیٹ ہو گئیں۔

حضرت امیر خسرو کے لہجہ و سلیاں بھی کم لکھی گئیں خصوصاً  
اسی حوالے کے قائم کئے ہوئے معیار لطافت کو سمجھتی ہوں۔ ہمارے  
شعراء نے تو اس پر کوئی توجہ ہی نہیں کی جس ادیبوں نے پتوں کے  
لئے لکھا انہوں نے کسی اس صفت کو نہیں سمجھا۔ عام طور پر جو  
پہیلیاں بچوں کے رسائل یا اسرار میں کبھی کبھی نظر آتی ہیں ان کی

## عَرَضِ مُصَنَّفِ

کہ پہلے صکری حاص ہماری رماں کی ایک مصنف ہے، جس کا حوا اب میرے  
 علم کی حد تک کسی اور رماں میں موجود نہیں اس کی ایجاد کا سہرا حضرت امیر خسرو کے سر  
 ہے۔ افسوس کہ حضرت کا ہمدی کلام جس کا ذکر خود انھوں نے ایسے عارسی دیواں —  
 ”عزۃ النکال“ کے دیباچہ میں فرمایا ہے: ”دستہ در مار سے محفوظ رہ سکا اور معلوم  
 نہیں کہ اس میں کیا کیا حوا ہر لکھے حوصالح ہو گئے، لیکن جو چند ترکات روایت ال سے  
 مسوب چلے آ رہے ہیں ال سے ال کی طمانی اور لطافت طبع ظاہر ہے۔ یہ تخلیق کی ایک  
 نئی روش تھی حوا ہی کے ساتھ مخصوص رہی حضرت کی کہہ مکیوں اور پہیلیوں کو سب  
 ہی کسرا ہتے ہیں — اور آج بھی یہ بڑا لطف معلوم ہوتی ہیں —  
 نیکں تعجب ہے کہ یہ اصناف جس کی طرح انھوں نے لڑالی کھتی، ابھی یہ

اس دور کے ساتھ مخصوص ہو گیا ہے۔ حقی کے یہاں حوا ایک جیلاں ہے۔ اس کو طر  
و مراح کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ خواہ میر درد نے کہا تھا

ترد اسی یسبح ہمارے حایو  
دامس یجوڑ دیں تو فرستے دھوکریں

حقی لے ایک میا ہی مصموں و صو کے یانی کا ما مدھا ہے

بہت ہوتا ہے مے حواروں یہ ریم  
پلاڈ کیسج کو یانی و جو کا ا

اس لطف زماں کے ساتھ آپ حقی کی پہیلیوں اور کہہ مکر میوں کی طرف  
متوجہ ہوں۔ دیکھیے کیا کچھ سماں تَلطف حقی لے اس ککداں شاعری میں ہوتا  
کیا ہے۔

صُمْتَاز حُسَین

کبھی ملتے ہیں تہ تیغ تر پتے ہوئے لول  
 کبھی دیکھی ہیں صلہوں پہ طرعی آداریں  
 کہیں دامن میں لگی آگ کہیں دل سلجے  
 سار کے لب یہ یقین وہ سو زبیری آداریں

ا رہا اس غزل کا شعر ملاحظہ کیجیے۔

گور کا اٹھیں تو سر مر م قیامت کر دیں  
 یہ گلو گھر تکبھوں میں کسی آداریں۔

اور پھر ویسے ہی چند اور اشعار ملاحظہ ہوں

اک گل ہوا پھر دس جس راز کے بیچے  
 چھوٹی سی جبر مہم آجبار کے بیچے  
 چونک اٹھیں بے حسرتی اے قہر حلال  
 لاشے خود لے ہیں تری دیوار کے بیچے  
 وہ جس لے سائیں یہ دیارت حوس آمار  
 ہے دس کسی قطعہ ہموار کے بیچے  
 ہم اہل دعا اٹھ سکے کوئے تال سے  
 میٹھے رہے گرتی ہوئی دیوار کے بیچے

اس طرح کے بہت سے اشعار حنفی کی شاعری میں نظر آتے ہیں اور یہ رنگِ تعزلی



اس "حرف دل رس" کے اس رنگ تعزل کے بعد دریاں کے لئے سادہ شکل کی سیر سمجھی جس کا تمہید کا یں لے وعدہ کیا تھا اس کا آغاز یہاں سے ہوتا ہے۔

گزشتہ بیس سال سے ہمارے اس شہر کی شاعری کا جیل مگر اب ہیں ملکہ بدلا ہوا ہے۔ شعر کا کہا ہے اور ان میں اکثریت نوجوان شاعر کی ہے کہ اس شہر پر عمریت کا سایہ ہے۔ اسے کھیل یا یوں لے گھرا ہے اس میں بڑی حلیت یحیرت اور گہما گہما بھی ہے مگر سفر معقود ہے۔ قدم اٹھاتے ہیں کہ آگے بڑھیں مگر سمجھے ہی کو سرک جاتے ہیں گویا ایک جلتی سیڑھی ان کے زیر میں ایسی لگی ہے جو سمجھے ہی کو دوڑتی ہے۔ آئے دن غم و افسانہ رو بہا ہوتے ہیں۔ ہر نوجوانی محرومات کو ایک جوان رعنا در دیل پر سوار ہاتھ میں ایک تیر لے ایک غلام کے ہمراہ سودا ہوتا ہے حلقہ اسے دیکھتے ہی آواز دھام کرتی ہے۔ جب فتح اس کے چاروں طرف قیاس سے بھی زیادہ ہوتا ہے تو وہ نوجوان ایک صراحی کسادہ مہر کی ایسے شکار سے دے نکالتا ہے اس صراحی پر کچھ خط کوئی۔ اس نکھا ہوتا ہے۔ اسے غلام کے سر پر رکھ دیتا ہے۔ اور غلام رقص کرنے لگتا ہے۔ پھر وہ ایسے اس تیر کے ایسا وار غلام کے سر پر کرتا ہے کہ اس کا سر اس سے جدا ہو جاتا ہے اور وہ صراحی اس کی گردن سے جک جاتی ہے۔ غلام اس حالت میں بھی رقص کرتا رہتا ہے۔ اس رقص پسند کو دیکھ کر فتح صدائے تمغیں و آفرین بلند کرتا ہے۔ ایک شخص مجمع سے غالب کا یہ مصرع اٹھاتا ہے تو مشتق مار کر چون دو عالم میری گردن پر

کہ یکا یک ایک شور دوسری طرف سے سنے میں آتا ہے کہ یاد کیا پہنچتی ہے۔ راسخ بھی کوئی خوشی کا ہے۔ سنے ہی سوار گردن پر یا ہوتا ہے۔ مجمع نے آواز کی مثل اس کے نیچے ہوتا ہے، ایک۔ اس سے بھی زیادہ روح حرا مسطر یا ہاتھ پریدہ کا دیکھنے میں آتا ہے۔ شینے کے سر تا پا صلیوں کے ماروؤں سے حاکم لٹکے ہوئے نظر آتے ہیں



مسلمہ اصول کے لارمی طور سے یا سد نہیں ہوتے، لیکن ہر لمحہ ترکیب کا وہ کوئی حصار  
 محدود رکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ قلی قطب شاہ کی عروں میں گیتوں کا انداز ہے۔  
 حقیقی اس رنگِ عری کو اب سر نو دورِ حاضر کی ہمدی میں زندہ کیا ہے اور ایسی ایسی  
 گیت ماعریں اور عری ماگیت کہے ہیں کہ ان کا خواب ہمد و مستان کے ان متوا  
 کی عروں میں بھی مشکل سے ملے گا خواں دونوں ہمدی شاعری کی روایت میں یہ  
 فریوں رہاں ہمدی کہہ رہے ہیں۔ اس طرح کی ایک عری کے چند شعر ملاحظہ ہوں

سوئی کانی راستے جی پر بھاری سی  
 او تم سے مات نہیں اک بیاری سی  
 داس بریں گیت کے تھکے تھکے بھول  
 آئی کہاں سے رنگ کی یہ بچکاری سی

وحدان سن کیا ہے اک رنگ کی بچکاری  
 ہو اس کا نقا صا کیا نس جس کو بیا جیا ہے

حقیقی کی عروں میں رنگ کی یہ بچکاری آپ کو جھوٹی ہوئی ہر جگہ نظر آئے گی۔  
 میں نے ایک تصویرِ محدثہ درگاہ کی دیکھی ہے، اس میں محلِ سرا کی میقات ان سے  
 ہول کھیل رہی ہیں۔ رنگوں کی یہ ہوئی حقیقی کے یہاں بڑی شستہ ہے جو رنگ ہے  
 بیس ہے اور ان رنگوں کے ساتھ گلال اور سر بھی ہے۔ ان کی ایسی عریں رنگوں کی  
 ایک دھن (دھک) ہیں جس سے تیر تر تھیں جلتے ہیں مگر کتابوں پر بھی بیٹھے ہیں  
 سہیلی لوجھ اک یہ بھی سہیلی  
 جیلا اک تیر تر تھا اور رچو کا

۶۔ یہی اردو کی الفاظ کی اصل ہے۔ اس سے مستثنیٰ حروف حار، حروف عطف وغیرہ ہیں۔  
 ان سے برہم کر کے کی ہدایت ہے۔ اس سے مستثنیٰ حروف حار، حروف عطف وغیرہ ہیں۔  
 ورد فعل اس امر سے میں آجاتے ہیں۔ ایک لفظ دکھانا، ہر ار معنوں میں استعمال ہوتا  
 ہے۔ حیرت بھڑیے ان باتوں کو، حقیقی بڑے حقیقی ہیں، اگر وہ اٹھ گئے اس سخت میں تو میری  
 گفتگو ان کی شاعری سے متعلق رہ جائے گی۔ بہر حال اس بات کو درمیاں گفتگو بڑے  
 کا مقصد یہ ہے کہ انھوں نے جہاں نعت ساری میں بہت کچھ کھویا ہے، وہاں کچھ پایا بھی  
 ہے۔ حقیقی کے استعاراً سال سے نعت میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ اگر کسی لفظ کی سند  
 ایسی ہو کہ وہ اردو میں استعمال ہو اس کے کہ اس کی سند حقیقی کے ہاں بل جائے گی  
 اس میں دونوں طرح کے الفاظ ملیں گے۔ بعض ایسے جس کے ماہے میں آپ اس سے  
 اٹھ جائیں گے کہ یہ لفظ یوں ہیں یوں ہے۔ عظم کی طرح اعظم ہے۔ کہ اعظام، اور بعض  
 ایسے کہ آپ اسے قبول کریں گے کہ ہاں لھائی یہ لفظ آج کے خوب ہی استعمال کیا ہے

ہذا تراں تجھے یہ ایک ہوا احاد  
 عرض کیا اس سے امکا تھا کڑھکا

تو عرض یہ ہے کہ ان کا عربوں میں کہیں کہیں ایک یہ تو ان کی نعت ساری یا  
 رما نعت ساری کا بھی ملتا ہے اور یہ سایہ اس قدر سیجے ان کے تحت الشعور میں  
 اتر چکا ہے کہ سنے سے سنے الفاظ قافیوں میں پھیل کر لاتا ہے۔ حقیقی کے یہاں یہ  
 سب لا شعوری طور سے ہوتا ہے۔ حقیقی کی عربی گوئی کی ایک دوسری عمومی خصوصیت  
 یہ ہے کہ اول تو وہ ایسی رمیوں میں عرب کہتے ہیں، پھر یہ کہ وہ حقیقی الوصح ہی سائی  
 ترکیبوں کی میاں کیوں کے استعمال سے برہم کر کے ہیں، نئی سے نئی ترکیبیں وضع  
 کرتے ہیں اور لہجہ ترکیب میں بہت ہی حد توں کو دخل دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ

عشق کلام کا مجموعہ کہا جائے گا۔ ہر جہد کہ علم دہر علم رہا، دور گار اداسی طرح کے۔ جتنے  
 ایسی علم ہیں ان عشق عروں سے تھا کہ ہوئے نظر آتے ہیں۔ پھر بھی عمومی طور اس کو عشق  
 ہی ماساڑے گا

یہ کس نے کیا یاد کہاں جاتے ہو جتنی  
 کچھ آج تو پڑتے ہیں قدم اور طرح کے

انداز ہیں موسم میں مرے رنگ عروں کے  
 آتی ہے تری یاد بڑے صحن دل کے  
 ہاں دور رہا کوئی بیار۔ بدل کے  
 اب تک مرے پہلو میں وہی مددیں کل کے

یہ اشعار خود لول رہے ہیں کہ اس حرد میں جتنی کی عروں کیسی ہوگی دوسرے حرد  
 میں ایسی عروں ہیں جہیں جتنی نے نوائے سار تسک کا نام دیا ہے اس حرد کی عروں سے  
 لطف اندوز ہونے کے لیے کچھ تہجد کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اس سے پہلے جتنی کی عروں کوئی  
 کی جہد عمومی خصوصیات آپ کے سامنے لا دیا جا ہوں گا۔

حسرت کی طرح جتنی کی بھی ایک عروں طبیعت ہے، حسرت تو جہر جتنی کی منتقت کے  
 ساتھ منتیق جس چاری رکھے رہے ایسی کسی جتنی سے جتنی کا یا لاہیں پڑا۔ مگر ایک سبکی لغت  
 ساری  
 میں ۱۸ سال تک پڑی رہی۔ لغت ساری ان کا حامی مشعل تھا  
 کی لغت تیار کی تھی جتنی اس سلسلے میں مولوی عبدالحق سے رہائی  
 - بہر حال اب وہ - سے بیکل آئے ہیں اور ساعری کے  
 - نیک جو -  
 - ن کے  
 مں سے ساعری کا دامن چھوڑا  
 رمحاری مصلوں میں استعمال

ڈالیں گے، لیکن اس سے پہلے یہ بتانا چاہیے کہ آدھرا بھوں نے ایسی کچھ تو حسہ  
 بچوں کے ادب کی طرف ممدول کی ہے۔ بچوں کی نظموں کا ایک مجموعہ ”سہانے ترانے“  
 کے نام سے شائع کرایا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کردی یہ کتاب ”مدحہ حسرو“ ہے جو پیش نظر ہے  
 اس میں خسرو کے انداز کی پہیلیاں اور کہہ مکر میاں ہیں۔

کہہ مکر میوں اور پہیلیوں کے مارے میں کیا لکھوں اس کو معیار سا کہ شاعری کو کبھی  
 پرکھا نہیں گیا ہے۔ وہ تو تمام تر لطف لیے اور بوجھنے کی سہ ہے۔ کہہ مکر می وہ ہے جو آدمی کو  
 گدگداتی ہے، بعض اوقات لطیف پیرائے میں اس کے دے ہوئے جیسی حدے کو نے ضرر  
 طور پر دنا اٹھا کر اس کے دہن کو جو حشمت اسلوبی کے ساتھ اس طرف سے بڑھاتی ہے اس  
 قسم کی کہہ مکر میاں سب سے پہلے حسرو نے ہندی میں لکھی تھیں۔ درمیانی حصے میں اس صنف  
 مارکیر کیا کچھ گری، اس کا علم ہمیں، اب جو حقی کو اس سے چھیر ڈھانڈ کر نے دیکھا تو یہیں  
 آیا کہ شاعری کی کوئی صنف کبھی صاف نہیں ہوتی۔ پھر یہ کہ ان کہہ مکر میوں میں سے بعض تو ایسی  
 ہیں کہ حسرو کی کہہ مکر میوں کے ساتھ پہلو مارتی ہیں اور جو کہ حسرو نقاش اول تھے اس لیے  
 یہ کہا مناسب ہو گا کہ انھیں کا جھڈا ملدے ہوئے نظر آتی ہیں۔ یہی حال پہیلیوں کا بھی  
 ہے۔ ایک سو ایک پہیلیاں انھوں نے ایسی نظم کی ہیں جو خاص طور پر اُنھیں عمر کے لوگوں  
 کے لیے سرمایہ لطف چھیا کرتی رہیں گی۔ ان کے مطالعے سے ان کی معلومات میں بھی اضافہ  
 ہو گا۔

اب کچھ ان کی غزل گوئی کے مارے میں حقی کی شاعری میں مکر کا عنصر متروک سے  
 ملتا ہے۔ ”تاریخ ہاں“ ان کی غزلوں کا پہلا مجموعہ تھا۔ اب میں انہیں سال کے  
 انداز بھوں نے ایسی غزلوں کا ایک یا مجموعہ ”حرف دل رس“ کے نام سے شائع کیا  
 ہے۔ اس کے بھی دو جز ہیں ایک دہی ”حرف دل رس“ جس کو ٹھیکہ معنوں میں



ڈالیں گے، لیکن اس سے پہلے یہ تاملانچا ہیں گے کہ ادھر انھوں نے ایسی کچھ تو حسہ  
 بچوں کے ادب کی طرف مدد دل کی ہے۔ بچوں کی نظموں کا ایک مجموعہ ”سہانے ترانے“  
 کے نام سے شائع کرایا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کردی یہ کتاب ”مدرِ خسرو“ ہے جو بیس نظر ہے  
 اس میں خسرو کے امداد کی پہیلیاں اور کہہ مکرمیاں ہیں۔

کہہ مکرمیوں اور پہیلیوں کے مارے میں کیا لکھوں اس کو معیار سا کہ شاعری کو کبھی  
 پرکھا نہیں گیا ہے۔ وہ تو تمام تر لطف لیے اور نوٹھنے کی تے ہے۔ کہہ مکرمی وہ ہے جو آدمی کو  
 گدگداتی ہے، بعض اوقات لطیف پیرائے میں اس کے دے ہوئے حسہ حد لے کو لے سرور  
 طور پر دوا اٹھا کر اس کے دہن کو جو حسہ سلونی کے ساتھ اس طرف سے ہٹاتی ہے۔ اس  
 قسم کی کہہ مکرمیاں سب سے پہلے خسرو نے ہمدی میں لکھی تھیں۔ درمیانی عرصے میں اس صنف  
 مارکیر کیا کچھ گری، اس کا علم نہیں، اب حوصلہ کو اس سے چھڑھیا کر کے دیکھا تو یقین  
 آیا کہ شاعری کی کوئی صنف لکھی جا نہیں ہوتی۔ پھر یہ کہ ان کہہ مکرمیوں میں سے بعض تو ایسی  
 ہیں کہ خسرو کی کہہ مکرمیوں کے ساتھ پہلو مارتی ہیں اور جو کہ حسہ و نقاش اول تھے اس لیے  
 یہ کہا مناسب ہو گا کہ انھیں کا جسد امد کیے ہوئے نظر آتی ہیں۔ یہی حال پہیلیوں کا بھی  
 ہے۔ ایک سوا یک پہیلیاں انھوں نے ایسی نظم کی ہیں جو خاص طور پر اٹھتی عمر کے لوگوں  
 کے لیے سرمایہ لطف جیا کرتی رہیں گی۔ ان کے مطالعے سے ان کی مخلوقات میں بھی اضافہ  
 ہو گا۔

اب کچھ ان کی عرف گوئی کے مارے میں حقی کی شاعری میں مکر کا عنصر شروع سے  
 ملتا ہے۔ ”تاریخِ اہس“ ان کی عرفوں کا پہلا مجموعہ تھا۔ اب میں مائیں سال کے  
 بعد انھوں نے ایسی عرفوں کا ایک یا مجموعہ ”حرفِ دل رس“ کے نام سے شائع کیا  
 ہے۔ اس کے بھی دو جز ہیں ایک دہی ”حرفِ دل رس“ جس کو ٹھیکہ معنوں میں











10357  
 26489

فہرست

بشرط  
 درمصد  
 کہ یکریزین

۴  
 ۱۶  
 ۳۴  
 ۳۶  
 ۸۶

مِلّہ حقوقِ حقّ مُقتفِ محدود

قیمت تیس روپیے ۲/-  
۶۱۹۸۹  
فصیلت  
سرورق  
مطوعہ  
لکھنؤ پریس، نئی دہلی-۲

بایسٹرن رائٹرز  
سیمانٹ پراکاشن  
۹۲۲، کوچہ روہیلہ، تراہا بہرام  
دہلی-۲، نئی دہلی-۲

NAZRE KHUSRO

SHAN-UL-HAQ HAQI

PAHELIYAN

Rs 30 00



SHEHANT PRAKASHAN

922, KUCHA ROHILLA, TIRAHNA BEHRAM,  
DARYA GANJ NEW DELHI-110002

تَذَرُ خُسْرُو

10357  
26.4 84

یہ ہیلیان اور کتھہ مکرناں

شان الحق حقی

سیمانت پیرکاشن

دریا گج، نئی دہلی ۲ ۱۱



नजीर खुसरो पदलिपि

लेखक- शाहन उल हक हकी

